

6657 - کیا داڑھی کی کوئی مستحب لمبائی پائی جاتی ہے ؟

سوال

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے داڑھی کی کوئی مستحب لمبائی وارد ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

داڑھی کے لیے مستحب لمبائی یا داڑھی کی کوئی حد نہیں پائی جاتی، کیونکہ اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ وسلم سے وارد نہیں، بلکہ صرف اسے اپنی حالت میں باقی رکھنا ہی ثابت ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2344).

اور نسائی شریف میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھنی داڑھی والے تھے "

اور ایک روایت میں ہے:

" کثیف اللحية "

اور ایک روایت میں " عظیم اللحية " کے الفاظ ہیں۔

سنن نسائی حدیث نمبر (5232).

بعض اہل علم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فعل کی بنا پر ایک مٹھی سے زیادہ کے بعد کاٹنے کی اجازت دی ہے، اور اکثر علماء کرام اسے مکروہ سمجھتے ہیں، اور یہی زیادہ بہتر بھی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ثابت نہیں، جیسا کہ اوپر بیان بھی ہو چکا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور مختار یہی ہے کہ داڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے، اور اسے کچھ نہ کہا جائے، اور اسکا بالکل کوئی بال نہ کاٹا جائے۔ اھ

دیکھیں: تحفة الاحوذی (8 / 39) .

اور جس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے طول و عرض میں سے کاٹا کرتے تھے "

یہ حدیث موضوع اور مکذوب ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

دیکھیں: العلل المتناہیة ابن جوزی (2 / 686) .

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

یقیناً تمہارے لیے رسول (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے الاحزاب (21) .

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو، اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ الحشر (7) .

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

داڑھی کی حد جیسا کہ اہل لغت نے بیان کیا ہے: وہ چہرے اور دونوں جبڑوں اور رخساروں پر اگے ہوئے بال ہیں۔

یعنی دوسرے معنوں میں یہ کہ جو بال بھی رخساروں، اور جبڑے کی ہڈی اور تھوڑی پر ہیں وہ داڑھی میں شامل ہیں، اور ان بالوں میں سے کوئی بال بھی کاٹنا معصیت و نافرمانی میں شامل ہوتا ہے۔

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" داڑھیوں کو معاف کر دو "

اور ايك حديث ميں فرمايا:

" داڑھيوں كو بڑھاؤ اور لمبا كرو اور لٹكاؤ "

اور ايك روايت ميں فرمايا:

" داڑھيوں كو وافر كرو "

اور ايك روايت ميں فرمايا:

" داڑھيوں كو پورا كرو "

يہ سب اس كى دليل ہيے كہ داڑھى ميں سے كچھ بهى كاٹنا جائز نہيں، ليكن معصيت و نافرمانى كے درجات ہيں، لہذا داڑھى منڈوانا داڑھى كٹوانے سے بڑى معصيت و نافرمانى ہيے، كيونكہ يہ كاٹنے سے واضح اور بڑى مخالفت ہيے. اھ.

مزيد تفصيلات كے ليے آپ سوال نمبر (1189) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .